امامِ حرم اورہم
مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
مُفتی مُحمّد فیض اَحمد اُویسی رضوی
نور اللہ مرقدہٗ
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیش لفظ

امامِ حرم (مکہ معظمہ و مدینہ منورہ) ہمارے دور میں وہابی عقائد سے منسلک ہے اس لئے بُرے عقیدوں والے کی اِقتداء میں نماز نہیں ہوتی ہمارے اَسلاف رحمھم اللہ نے کبھی گندے عقیدے والے کی اِقتداء میں نماز نہیں پڑھی سیدنا علی المرتضیٰ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی ایسے ہی یزید کے لشکر نے جب حرمِ نبوی پر قبضہ جمایا تو نماز کے بجائے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے مسجدِ نبوی کو بھی چھوڑ دیا اور امامِ حرم کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے تھے ایسے ہی خوارج کی اقتداء میں کسی مسلمان نے نماز نہیں پڑھی وہابی مذہب بھی خوارج کی شاخ ہے۔[1] (شامی) تفصیل آئے گی انشاء اللہ، اور نجدی وہابی کو قبضہ بر حرم (حرم پر قبضہ) پر تھوڑا سا عرصہ ہوا اور نہ اس سے پہلے ترکوں کے دور میں سُنی، حنفی ائمہ حرم تھے تو ہمارے اَسلاف اِن ائمہ کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے لیکن وہابی نہیں پڑھتے تھے۔

وَتِلۡكَ الۡاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ النَّاسِ۔ (پارہ۴، سورۂ آل عمران، آیت ۱۴۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ وہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لئے باریاں رکھی ہیں۔

اُصولی لحاظ سے نہ صرف ہم اَہلسنّت بلکہ دیوبندی فرقہ بھی ناجائز سمجھ کر ریال کی لالچ میں پڑھ لیتے ہیں اور غیر مقلد وہابی صرف ضد کی بیماری کے بیمار ہیں ورنہ ان کا معاملہ زبوں تر (بہت برا) ہے۔ تفصیل آئندہ اَوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

[1] رد المحتار على الدر المختار، كتاب الجهاد، باب البغاة، مطلب في أتباع عبد الوهاب الخوارج في زماننا، 262/4، دار الفكر بيروت، الطبعة الثانية، 1412هـ 1992م.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

امابعد! حُجاج کو بالخصوص پریشانی لاحق ہو جاتی ہے جب حج جیسی مقدّس عبادت اور سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان اور مشائخ کے مختلف فتاویٰ سنتے ہیں تو تمام خوشی حُزن وملال (پریشانی) سے بدل جاتی ہے اس لئے کہ حج سے اہم عبادت نماز ہے کیونکہ معراج المؤمن ہے۔[2] اس کی تکمیل کے لئے تو اتنا طویل سفر کیا اور سخت سے سخت تکلیفیں جھیلیں لیکن جب حرمَیْن شریفَیْن قدم رکھا تو علماء و مشائخ کے فتاویٰ مختلفہ نے واہَٹ (الجھن) پیدا کر دی اور حج کی صعوبتوں (مشکلات) میں ذہنی پریشانی نے اور اضافہ کر دیا۔ فقیر نے بارہا اس کے متعلق توضیح (وضاحت) کا ارادہ کیا لیکن اسے عمداً (جان کر) بھی مُلتویٰ (تاخیر) رکھا صرف اس خیال پر کہ جب حرمین طیبین حاضری ہو گی اس وقت اس کی تکمیل کرونگا کیونکہ بعض اُمور مشاہدہ سے متعلق تھے۔ جب ۱۳۹۹ھ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس سیہ روزگار کو حرمَیْن شریفَیْن کی حاضری کا شرف بخشا تو حالات کا مشاہدہ کر کے یہ چند سطور حوالہ جات جس کا نام "إِنْزَالُ السَّكِينَةِ عَلَى مَنْ لَا نُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ النَّجْدِيِّ فِي الْمَكَّةِ وَالْمَدِينَةِ" المعروف بہ (امام حرم) رکھا۔ اللہ سے دُعا ہے کہ اسے قبول فرما کر فقیر کے لئے مُوجبِ نجات اور عوام کے لئے مشعلِ راہ اور انصاف پسند حضرات کے لئے موجبِ تسکین بنائے۔ آمین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۱۱ نومبر ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

حرم نبوی شریف قبل صلوٰۃ المغرب

وہابی نجدی حکومت

حرمَیْن شریفَیْن پر نجدیوں وہابیوں کا قبضہ ہے اور وہابی نجدی اپنے عقائد پر نہ صرف خود کاربند ہیں بلکہ ذرّہ برابر بھی کسی میں اپنے عقائد کے خلاف پاتے ہیں سو اس کے جان دشمن بن جاتے ہیں بلکہ اب تو یہ حال ہے جو ان کے معمولات کے خلاف کرے یا ان کے پیچھے ان کی اقتداء میں نماز نہ پڑھے اسے گرفتار کیا جاتا ہے۔ (ان حالات سے ہر حاجی اور عمرہ کرنے والے تمام واقف ہیں۔ اُویسی غفرلہ)

ہم پہلے وہابی نجدی کا تعارف ضروری سمجھتے ہیں تاکہ حقیقت اُوجھل نہ رہے۔

---

(2) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح, كتاب الإيمان, الفصل الأول. 55/1, دار الفكر بيروت لبنان, الطبعة الأولى, 1422هـ 2002م.

محمد عبدالوہاب کا مختصر تعارف﴾ جناب شوکت صدیقی ۱۴ تا ۲۱ مئی ۱۹۷۶ء کے **الفتح** میں لکھتے ہیں: اہل سنت اور وہابیوں کے اختلاف لگ بھگ ڈھائی سو سال پُرانے ہیں۔ اِن اختلافات کا آغاز تحریکِ وہابیت سے ہوا جس کے بانی محمد ابن عبدالوہاب نجدی تھے۔ وہ ۱۷۰۳ء میں اعلینہ کے مقام پر پیدا ہوئے انہوں نے ابتدائی تعلیم بصرہ اور مدینہ منورہ میں حاصل کی عربوں نے اس وقت کے مسلم معاشرہ کی اصلاح کے لئے آواز بلند کی اور اتحاد اور اصلاح کے نام پر چاروں بزرگ فقہاء امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام ابو حنیفہ کی تعلیمات پر دل آزاری اور گستاخی کی حد تک سخت تنقید کی اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا محمد ابن عبدالوہاب نجدی نے جوشِ خطابت میں احادیث کو "خُرافات کا پلندہ" بتایا اپنے رسالوں اور اپنی تصانیف میں اسوۂ رسول ﷺ کو کمتر ثابت کرنے کی کوشش کی اور بَرملا ایسی باتیں کہیں جن سے تکفیر(کفر) کی بُو آتی تھی چنانچہ وہ حکّام کی خَفْگی (ناراضگی) اور عِتَاب کے مُورد (سبب) بنے اُنہیں جِلاوطن کر دیا گیا آخر اُنہیں "داریہ نجد" کے ہمسایہ حکمران امیر محمد ابن سعود کے دربار میں پناہ لینے پر مجبور ہونا پڑا۔ رفتہ رفتہ وہ امیر سعود کی حکومت کے دینی پیشوا اور نگران بن گئے۔ دونوں نے مل کر ترکوں کے خلاف جنگ کی اور ۱۷۶۵ء تک نجد کا ایک بڑا حصہ فتح کر لیا اس سال امیر محمد سعود کا انتقال ہوا اور ان کا بیٹا عبدالعزیز ان کا جانشین ہوا امیر عبدالعزیز کے عہد میں نظام حکومت براہ راست محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی نگرانی میں آگیا۔ ۱۷۹۲ء میں ابن عبدالوہاب کا انتقال ہوا مگر جب تک وہ زندہ رہے نجد کی حکومت اور ان کے حکمران ان کے زیر نگین رہے انہوں نے نجد کے لوگوں کو اپنے عقائد میں اس طرح ڈھالا کہ مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ وجود میں آیا جو وہابی کہلایا ابن عبدالوہاب کے انتقال کے بعد بھی وہابیوں کی سلطنت کی توسیع کا سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ پورا نجد ان کے قبضے میں آگیا۔ وہابیوں نے اپنے عقائد کی توسیع و ترویج میں انتہا پسندی سے کام لیا انہوں نے مسلمانوں پر ہر قسم کا ظلم و تشدد ڈھایا حتیٰ کہ دیوبند کے ممتاز عالم مولانا حسین احمد مدنی کو بھی جو اپنے عقائد کے اعتبار سے وہابیوں سے قریب نظر آتے تھے وہابیوں کے جور و ستم (ظلم) کا اعتراف کرتے ہوئے محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے مقلدین کے بارے میں یہ کہنا پڑا۔

صاحبو! محمد ابن عبدالوہاب نجدی ابتداً تیرہویں صدی ہجری میں نجد سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالاتِ باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہلسنت و الجماعت سے قتل و قتال کیا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا اہل حرمین کو خصوصاً اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیفِ شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ چھوڑنا پڑا۔ ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے الحاصل وہ ایک ظالم، باغی، خونخوار اور فاسق شخص تھا۔[3] (الشہاب الثاقب، صفحہ ۴۲)

سوال از اُویسی﴾ یہ عبارت حسین احمد مدنی کی ہے تو پھر یہی بات حسین احمد مدنی کے کہنے کے باوجود محترم و مقدس رہے آپ کے نزدیک صاحبِ کمال قرار دیئے گئے اور جب یہی لفظ بلکہ اس سے بھی کمتر ہم کہتے ہیں تو دیوبند کا سارا خانوادہ کیوں بر ہم اور سیخ پا (ناراض) ہو جاتا ہے۔ (اس کا جواب عوام دیوبندیوں سے لینا چاہیے۔)

(3) الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب از مولانا حسین احمد مدنی، صفحہ نمبر 42، میر کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

مکہ و مدینہ پر قبضہ﴾مکہ معظمہ پر قبضہ کے کچھ ہی عرصہ بعد امیر عبد العزیز کو ایک ایرانی نے قتل کر دیا اور اس کا بیٹا سعود ابن عبد العزیز اس کا جانشین ہوا۔ ۱۸۰۶ء میں اس نے مکہ اور مدینہ پر جو وہابیوں کے ہاتھوں سے نکل گئے تھے ایک بار پھر ترکوں سے چھین کر قبضہ کر لیا امیر سعود نے اس کے بعد حجاز میں اپنی طاقت مُستحکم (مضبوط) کی اور وہابیوں کے دائرہ اثر کو شام اور عراق اور خلیج تک وسیع کرنے کی کوشش کی۔ نجدی وہابیوں کو اپنی اس جدوجہد میں جو خلافتِ عثمانیہ اور عرب ممالک پر تسلّط کے خلاف تھی انگریزوں کی پشت پناہی حاصل تھی انگریز اور دوسری یورپی طاقتیں سلطنت عثمانیہ کی یورپی عرب اور افریقی مقبوضات پر عرصہ سے دانت لگانے اور قبضہ کرنے کی سخت کوشش میں تھے کہ ترکوں کو مذہبی خلفشار (مذہبی اختلافات) میں مبتلا کر کے فائدہ اٹھایا جائے وہابیوں نے ان کے اس منصوبے کو کامیاب بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔

وہابیوں نجدیوں کا قبضہ کیسا؟﴾تاریخ شاہد ہے کہ نورالدین وصلاح الدین ایوبی رحمہم اللہ کے بعد انگریز اور دوسرے دشمنانِ اسلام تُرک کی قوت وطاقت سے لرزہ براندام (شدید خوفزدہ) تھے لیکن تُرکوں کو ہر جانب جنگوں نے گھیر رکھا تھا تُرک کی انہی دشمنیوں میں مصروفیت سے وہابیوں نے فائدہ اٹھا کر حرمین طیبین پر قبضہ کر لیا مگر تُرک حکمران جلد ہی وہابیوں اور ان کے پشت پناہ انگریزوں کے بڑھتے ہوئے سیاسی خطرے سے باخبر ہو گئے اور انہوں نے وہابیوں کی سرکوبی کے لئے مصر کے محمد علی پاشا سے مدد مانگی۔ محمد علی پاشا نے ۱۸۱۶ء میں اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کی زیرِ کمان ایک فوجی مہم وہابیوں کے خلاف روانہ کی اس وقت امیر سعود کا بیٹا اس کے انتقال کے بعد برسرِ اقتدار آیا تھا۔ ۱۸۱۸ء میں ابراہیم پاشا نے اسے شکست دی اور گرفتار کر کے قسطنطنیہ بھیج دیا جہاں اسے قتل کر دیا گیا مصری فوجوں نے وہابیوں کا دارالحکومت لوٹ لیا اور اسے آگ لگا دی اس طرح وہابیوں کی سیاسی قوت کا قلع قمع کر دیا گیا مگر پہلی عالمی جنگ کے دوران وہابیوں نے خلافتِ عثمانیہ کے اقتدار کو حجاز اور دوسرے ممالک سے ختم کرنے کے لئے ایک بار پھر انگریزوں کی امداد وحمایت سے اپنی مُہم کا آغاز کیا ۱۹۱۸ء میں تُرکوں کی شکست کے بعد وہ دوبارہ برسرِ اقتدار آ گئے مگر ان کی سلطنت آزاد نہ تھی ان کی حیثیت انگریزوں کی نو آبادی (چند آبادی) سے زیادہ نہ تھی۔

انگریز کی تمنا﴾دنیائے اسلام پر دو بڑے کٹھن وقت آئے۔ ایک وہ جب تاتاریوں نے مسلم ممالک کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک روند ڈالا دوسرا جب پہلی عالمی جنگ کے بعد یورپی اقوام نے سارے مسلم ممالک پر تسلط جما لیا تھا اس جنگ میں جرمن اور تُرک شکست کھا گئے تھے ان دنوں برطانیہ بہت طاقتور تھا آج امریکہ کو بھی وہ اقتدار حاصل نہیں برطانوی وزیر اعظم اس بات پر تُلا ہوا تھا کہ تُرکی نام کا کوئی ملک روئے زمین پر باقی نہ رہے بظاہر اس کی خواہش کے راستہ میں کوئی رُکاوٹ نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے اَتاترک نے موجودہ ترکی بچا لیا۔ (نوائے وقت ۲۴ جولائی ۱۹۸۹ء)

انگریزوں کا پروردہ﴾انگریز کی آرزو اور تُرکوں کی شکست محمد بن عبد الوہاب کی تحریکِ وہابیت کا دوسرا نام ہے اور یہ بدبخت انسان ازلی شقاوت (پیدائشی بدبخت) سے عبد الوہاب نجدی کے والد کی بد دُعا کا نتیجہ ہے اس کی ابتدائی تحریک میں وہ زندہ تھے اور وہ خود آباؤاجداد سے سُنی مَسلک تھے آپ کا تمام خاندان اسلاف صالحین کے عقائد ومعمولات کا پابند تھا صرف یہی ایک بدبخت انسان نہ صرف ان کے مسلک کے خلاف تھا بلکہ تحریک چلا کر رسوائے زمانہ

ہوا بالآخر ایک دن آپ نے اس کی شرارت سے تنگ آکر اپنے اصلِ وطن عِینیہ کی سکونت تَرک کرکے اس علاقے کے ایک دوسرے شہر "حریملا" میں سکونت اختیار کرلی تھی کیونکہ عینیہ شیخ (نجدی) کی تحریک کامرکز بن گیا تھا اور وہ یہاں پر ۱۱۳۵ء میں وفات پاگئے۔[4] (تاریخ نجد وحجاز، ص۲۶)

نبوی دُعا

علامہ عینی شارح بخاری وعلامہ قسطلانی وملا علی قاری ودیگر محققین نے زوردار دلائل سے ثابت کیا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر دُعا مُستجاب (مقبول) ہے[5] اور احادیثِ مبارکہ شاہد ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کفار ومشرکین نے شکست وغیرہ کی مجلسیں مشاورت قائم کیں ان میں ابلیس شیخ نجدی کی صورت میں شامل ہوتا۔[6]

محمد بن عبدالوہاب نجدی کا اصلی چہرہ یہ اَزلی شَقّی (پیدائشی بدبخت) نجد کے اسی علاقہ میں پیدا ہوا جس علاقہ کا مُسیلمَہ کذاب (جھوٹا) تھا اور تعلیم بھی ان اساتذہ پر اثرانداز ہوئی جو ابن تیمیہ کے عاشق زار تھے یعنی ابن سیف اور حیات سندھی۔

علی طنطاوی لکھتے ہیں:

أن الشيخ كان يغلو في الإنكار على فاعلها حتى يصل إلى تكفيرهم وتطبيق الآيات التي نزلت في المشركين عليهم وقد نبه محمداً إلى ما يصنع بعض زوار قبر الرسول صلى الله عليه وآله وسلم من المنكرات التي لم تكن وقال له أترىٰ هؤلاء (إن هؤلاء متبر ما هم فيه وباطل ما كانوا يعملون) ويظهر أن ما أنكروه على ابن عبد الوهاب من تكفير الناس كان أثرا من آثار هذا الشيخ الهندي[7]

(محمد بن عبدالوہاب نجدی، صفحہ ۱۶، ۱۷از علی طنطاوی جوہری مصری متوفی ۱۳۲۵ھ)(تاریخ نجد و حجاز، صفحہ ۳۵)

یعنی یہ شخص بدعات (یعنی حضور اور بزرگانِ دین کی تعظیم اور شفاعت کا سخت رد کرتا تھا) اور ان (نام نہاد) بدعات کرنے والوں کو کافر کہتا تھا اور جو آیتیں مشرکین کے بارے میں نازل ہوتی ہیں ان کو ان مسلمانوں پر چسپاں کرتا تھا۔ اس نے شیخ نجدی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر تعظیم کئے جانے والے اُمور دکھلائے اور یہ آیت چسپاں کی یہ لوگ تباہ ہونے والے ہیں اور جس کام میں لگے ہوئے ہیں وہ برباد ہونے والا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نجدی نے جو تمام لوگوں کو کافر قرار دیا ہے وہ ہندوستان کے اسی غیر مقلد عالم کی تعلیم کا اثر تھا۔

---

(4)تاریخ نجد و حجاز، صفحہ نمبر 26، 27، رضاپبلیکیشنز مین بازار داتا دربار لاہور۔

(5)عمدة القاري شرح صحيح البخاري, كتاب العلم, باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: اللهم علمه الكتاب, 67/2, كتاب الأدب, باب ما جاء في البناء, 276/22, 277, دار إحياء التراث العربي.

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية, المقصد التاسع في لطيفة من عباداته, النوع السابع من عبادته صلى الله عليه وسلم في ذكر نبذة من أدعيته وأذكاره وقراءته, 521/3_527, المكتبة التوفيقية. القاهرة مصر.

(6)مصنف عبد الرزاق, كتاب المغازي, من هاجر إلى الحبشة, رقم الحديث 10591, 58/6, دار التأصيل, الطبعة الثانية. 1437 هـ 2013م.

(7)محمد بن عبد الوهاب لعلي الطنطاوي, رقم الصفحة 17, دار الفكر دمشق, الطبعة الأولى. 1381 هـ 1961م.

تاریخ نجد و حجاز، صفحہ نمبر 35، رضاپبلیکیشنز مین بازار داتا دربار لاہور۔

ھمفرے کے اعترافات﴾ یہ ایک انگریز حکومت کے جاسوس ہمفرے نامی کی "آپ بیتی ہے" (انگریزی زبان میں) اب اردو میں بھی چھپ چکی ہے یہ جاسوس خود لکھتا ہے مجھے تُرکوں کے خلاف جاسوسی کے لئے چھوٹی عمر میں بھیجا گیا وہاں مسلمان بن کر قرآن مجید اور اسلامی کتابیں ترکوں کے ایک بڑے معتمد علیہ عالم دین سے پڑھیں ترکوں کے مخالفین کی تاک میں رہا علماء میں محمد بن عبد الوہاب نجدی خوب انسان ملا اس سے دوستی جوڑی اور انگریز سربراہوں سے ملاقاتیں کرائیں انہوں نے اسے خوب تیار کیا اور ہر طرح کی تربیت کے بعد ترکوں کے خلاف استعمال کیا یہاں تک کہ وہ ترکوں کی شکست میں اسی تحریک وہابیت سے کامیاب ہوا[8] گھر کی ایک اور تصدیق ملاحظہ ہو۔

انگلینڈ کی تصدیق﴾ انگلینڈ (برطانیہ) سے شائع ہونے والا ماہنامہ دعوت الحق (اپریل) ۱۹۸۰ء میں ہے کہ حکومتِ تُرکی کے ساتھ پاکستان کا گہرا تعلق رہا ہے ۱۹۱۴ء کی جنگ میں حالانکہ پاکستان نہیں بنا تھا یہ ہندوستان تھا اور برطانیہ کا غلام تھا لیکن پھر بھی مسلمانوں نے تُرکی کا ساتھ دیا۔ یورپ و برطانیہ دونوں نے شریف حسین شاہ حسین جارڈن کے دادا کو بلا کر نجدی وہابی تحریک کی مدد کی تُرکوں کو مکہ مدینہ سے نکال کر دم لیا۔ پانچ سو سال تک ترکوں نے تمام یورپ کے عیسائیوں کا مقابلہ کیا جب یورپ والے ترکوں کو فتح نہ کرسکے تو پھر مسلمانوں کو آپس میں لڑا دیا۔ مکہ مدینہ سے تُرکوں کو نکالا اور وہابی بن کر ان کی مدد کرائی جب نجدی وہابیوں کی مدد کر چکے تو ترک عرب سے نکل گئے پھر ہندوستان میں نجدی وہابیوں کے خلاف ایک جماعت بنادی کہ تم وہابیوں کے خلاف بغاوت کرو مرزا غلام (احمق) قادیانی کو کھڑا کر دیا کہ تم تمام مسلمانوں کے خلاف بغاوت کرو، جنگ لڑو، نبوت کا دعویٰ کرو، پوری پوری مدد مرزا قادیانی کو برطانیہ نے فرمائی۔ آج تُرکی حکومت میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے مارشل لاء لگا ہوا ہے اس بڑے جھگڑے میں یورپ والوں کا ہاتھ ہے۔

پانچوں انگلیاں گھی میں﴾ سب کو معلوم ہے کہ جس فرقہ کو انگریز بہادر کی سرپرستی نصیب ہوئی وہ عوام کی نظروں میں کتنا ذلیل و حقیر ہو وہ آسمان سے باتیں کرتا ہے اپنے ملک میں دیکھ لیجئے کہ قادیانی، وہابی، دیوبندی فرقے کیسے ترقی پزیر ہوئے دورِ حاضرہ تک یہی کیفیت جاری و ساری ہے کہ جس فرقہ کو امریکہ یا کوئی دُشمن مُلک و ملّت گلے لگالیتا ہے وہ ملک میں کتنا جلدی چھا جاتا ہے یہی حالت محمد بن عبد الوہاب کی ہے اس کا ایک نام لیوا خود لکھتا ہے۔

شیخ الاسلام (محمد بن عبد الوہاب) کے تجدیدی مساعی (نئے کام کو کرنے کی کوششوں) کی روشنی میں اب بھی پورے زور و شور سے کام ہو رہا ہے کروڑوں روپیہ صَرف کیا جارہا ہے۔[9] (تاریخ نجد و حجاز صفحہ ۵۲، شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب، صفحہ ۱۲۸ از شیخ احمد عبد الغفور عطار)

طُوفان بَرپا﴾ محمد بن عبد الوہاب نے انگریز کی نمک خواری میں ترکوں (اہل سنت) کے عقائد و معمولات کو شرک و بدعات کا نشانہ بنایا تو تمام عالم اسلام میں ایک طوفان برپا ہو گیا ہر طرف سے وہابیت پر لعنت لعنت کا غلغلہ سنائی دیا اس کے اپنے خاندان کے علاوہ ہزاروں علماءِ اسلام نے ہزاروں کی تعداد میں اس کے رَد میں کتابیں، رسالے لکھے لیکن کیا ہو سکتا تھا۔

جسے انگریز رکھے اسے کون چکھے

---

(8) ہمفرے کے اعترافات، صفحہ نمبر 64_71، 70_78، 80_82، رضا پبلی کیشنز راولپنڈی، 1996ء۔

(9) تاریخ نجد و حجاز، صفحہ نمبر 52، رضا پبلیکیشنز مین بازار داتا دربار لاہور۔

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب از شیخ احمد عبد الغفور عطار (مترجم)، صفحہ نمبر 127، من منشورات جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامية المملكة العربية السعودية الرياض، الطبعة الثالثة، 1399ھ 1979ء۔

آج تک انگریز (امریکہ وغیرہ) کی سرپرستی میں جس طرح کا تحفظ نجدی حکومت کو حاصل ہے اسے عالم اسلام کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

خوارج کا دوسرا نام وہابیت﴾اس کی تفصیل فقیر نے کتاب ابلیس تا دیوبند میں لکھی ہے سردست امام شامی جن کے فتاویٰ ہمارے ملک (ہند و پاک) کے علاوہ ہر اسلامی ملک میں حرفِ آخر کی حیثیت رکھتے ہیں وہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف فتاویٰ شامی میں وہابیت اور بانی وہابیت ابن عبد الوہاب نجدی اور اس کی ذُرِّیّت کے متعلق فرماتے ہیں:

كَمَا وَقَعَ فِي زَمَانِنَا فِي أَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوا يَنْتَحِلُونَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لَكِنَّهُمُ اعْتَقَدُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُونَ وَأَنَّ مَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُونَ وَاسْتَبَاحُوا بِذَلِكَ قَتْلَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتَّى كَسَرَ اللَّهُ تَعَالَى شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَهُمْ وَظَفِرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِينَ عَامَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ وَأَلْفٍ[10]

(ردالمحتار، کتاب الجهاد، باب البغاة، جلد۱۲، صفحه ۳۴۸)

یعنی جیسے کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ پر غلبہ کر لیا اپنے آپ کو حنبلی کہلائے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقائد کے خلاف ہے وہ مشرک ہیں اس لئے کہ انہوں نے اہلسنت والجماعت کا قتل جائز سمجھا اور علمائے اہلِ سنت کو قتل کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہابیوں کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کر دیا اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی یہ ۱۲۳۳ھ کا واقعہ ہے۔

غیر مقلدین وہابی﴾(اپنے منہ میاں مٹھو بن کر یہ حضرات خود کو اہلحدیث بتاتے ہیں حالانکہ در حقیقت یہ لوگ بہت سی احادیث کے منکر ہیں فقیر نے کتاب شتر بے مہار میں لکھ دیا ہے یہ ایسے ہیں جیسے منکرینِ حدیث خود کو اہل قرآن بتاتے ہیں۔)

یہی خارجی اور خونخوار ظالم وہابی کے پیروکار ہیں نہ صرف حرمین طیبین بلکہ پوری نجدی حکومت کی مساجد او قاف میں امامت و خطابت سرانجام دیتے ہیں۔ غیر مقلد وہابی اصولی لحاظ سے نجدی حکومت مشرک اور بدعتی ہے لیکن چونکہ محمد بن عبد الوہاب اور نجدی حکومت تُرکوں سے جب برسرپیکار (میدان جنگ) تھے تو ہند سے انہوں نے دستِ تعاون بڑھایا اسی لئے وہ یاری بشرطِ استواری (دوستی یاری) کو نبھا رہے ہیں ورنہ ان کے فتاویٰ وعقائد کی روشنی میں نجدی حکومت مشرک اور بدعتی ہے اس لئے کہ نجدی حکومت مع تحریک وہابیت حنبلی ہیں نہ صرف زبانی جمع خرچ بلکہ اپنے تمام ملک میں عملاً حنبلیت (تقلید) پر زور دیتے ہیں اور ان کے بہت سے عملی اُمور ایسے ہیں جو بدعات ہی بدعات ہیں اور غیر مقلدین کے نزدیک بڑا مشرک اور بُرا بدعتی ہے۔

فیصلہ حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم﴾حدیث شریف میں ہے:

أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ آذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ[11] (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة)

---

(10)رد المحتار على الدر المختار، كتاب الجهاد، باب البغاة، مطلب في أتباع عبد الوهاب الخوارج في زماننا، 262/4، دار الفكر بيروت، الطبعة الثانية، 1412هـ 1992م.

(11)سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في كراهية البزاق في المسجد، حديث 481، 130/1، المكتبة العصرية صيدا بيروت.

یعنی اصحابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رُخ تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرائے اصحابِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو منع کر دیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس صورتِ حال کی عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تونے اللہ اور اس کے رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت (تکلیف) پہنچائی ہے۔

فائدہ ﴾ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے پرستار (عاشق) سے اپیل ہے کہ غور فرمائیں کہ صرف کعبہ مکرمہ کی طرف تھوکنے والے امام (صحابی) کو خود سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِمامت سے ہٹا دیا بلکہ وہی امام دوبارہ اِمامت کی جرأت کرتا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کی اِمامت قبول نہیں کرتے۔ بتایئے اس امام کی نماز کس کھاتے میں جائے گی جو کعبہ کے آقا بلکہ کعبہ کے کعبہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخ ہے اور وہ امام تو کعبہ کی سمت (جو مدینہ طیبہ سے تخمیناً تین سو میل دور ہے) کو تھوکتا ہے تو اِمامت کے لائق نہیں یہاں تو کھلے بندوں (کھلے عام) رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لاعلمی، بے اختیار ودیگر بہت بُرے اُمور کا الزام لگاتا ہے اس کی اِمامت تم نے کس طرح برداشت کر رکھی ہے کیا بے غیرتی تو سر نہیں ہوگی، بے غیرت بنو یا غیرت مند۔ اس سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت میں کمی یا اضافہ نہ ہوگا البتہ یہ فیصلہ ابھی سے کر لیں کہ ایسے بے ادب گستاخ کے پیچھے تیری نماز برباد ہوگئی۔

اِمامِ نماز کو قتل کردیا ﴾ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک پیش امام ہمیشہ قرأت جہری میں "سورۃ عبس" کی تلاوت کرتا۔ مقتدیوں کی شکایت پر اسے طلب کیا گیا اور پوچھا کہ تم ہمیشہ یہی سورۃ تلاوت کیوں کرتے ہو؟ کہنے لگا مجھے حظ آتا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھڑکا ہے۔ اس پر اس کا سَر قلم کر دیا گیا۔

امام اسمٰعیل حنفی حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی سورۃ (عبس) کی قرأت کرتا ہے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی بھیجا جس نے اس کا سر قلم کر دیا چونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ عالیہ کی تنقیص کے ارادے سے اس کی قرأت کیا کرتا کہ مقتدیوں کے دل میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کم ہو جائے اس لئے نگاہِ فاروقی میں وہ مرتد تھا اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے۔[12] (روح البیان، سورۃ عبس، پ۳۰)

فائدہ ﴾ کاش کوئی آج سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا غیور بادشاہ یا حاکمِ وقت دُنیا میں پیدا ہوتا کہ ایسے گستاخ بے ادب ائمہ مساجد و مبلغین مُنہ پھٹ اور بے باک قسم کے خطیبوں پر تعزیراتِ[13] فاروقی جاری فرماتا ورنہ کاغذی سزائیں تو ہم اپنے لیڈروں (Leaders) سے سُن سُن کر مایوس ہو چکے ہیں۔

فتاوی غیر مقلدین ﴾ غیر مقلدین پھانسی لٹک سکتے ہیں لیکن غلط سلط نجدیوں کے خلاف ایک حرف نہ بولیں گے نہ لکھیں گے بلکہ غلط سلط تاویلیں کر کے ان کے کالے چہرے کا سفید رنگ ثابت کریں گے۔ اس لئے قانون ہے کہ جس کا کھائے اسی کا گائے، یہ لوگ تحریکِ وہابیت کے روزِ اوّل سے تا حال

---

(12) روح البیان، سورۃ عبس، تحت الآیۃ 3، 331/10، دار الفکر بیروت۔

(13) حاکم وقت کا زجر و توبیخ کی بناء پر سزا دینا۔

نجدی کے ریال پہ پل رہے ہیں۔ البتہ اُصولی طور پر ہم اہل سنت تو پہلے کہتے تھے۔ اب دیوبندی فرقہ سے ان کا حال سُنیں جو ایک مکالمہ میں فقیر نے مُرتب کیا۔

مکالمہ وہابی بہ دیوبند﴾ یاد رہے کہ امامِ کعبہ تھوڑا عرصہ پہلے پاکستان کا دورہ کرتا ہوا ہمارے شہر بہاولپور میں پہنچا تو وہابیوں غیر مقلدین کی مسجد میں نمازیں پڑھائیں جس کا ہمارے شہر کے وہابیوں نے اچھا خاصا شور مچا کر دور دور سے وہابیوں کو جمع کر لیا اس میں چند سنی عوام کو بھی پھنسا کر لائے تھے۔ امام کعبہ کے چلے جانے کے بعد بہاولپور کے دیوبندیوں نے ایک اشتہار شائع کیا چونکہ وہ سارے کا سارا فقیر کے اس موضوع کے موافق ہے اسی لئے اس کا خلاصہ بہ عنوانِ وہابی ہندی و وہابی عربی پیش کرتا ہے۔

عربی وہابی نجدی﴾ مقلد ہیں، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقلید کا دم بھرتے ہیں۔

پاکستانی وہندی وہابی﴾ تقلید شرک ہے مُقلّد مشرک اور جاہل ہوتا ہے مقلد اَندھے اِماموں کی اندھی تقلید کرنے والا ہوتا ہے مقلد بصیرت کا اَندھا اور ذَوق کا گندا ہوتا ہے[14] لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے تقلید سرا سر گمراہی ہے اس سے بچنا چاہیے۔

(بحوالہ رسالہ مسئلہ رفع یدین ،صفحہ ۵۲۰،۴۰،۱۷، مصنفہ عبداللہ بہاول پوری غیر مقلد، بحوالہ رسالہ اصلی اہلسنت ،صفحہ ۳۱، ۳۲ الخ ایضاً)

عبارت ہو بہو ایسی تو نہیں مگر مفہوم اسی طرح کا ہے۔ (رسائلِ بہاولپوری، رسالہ اصلی اہلسنت، ص 52، مکتبہ اسلامیہ، اگست 2004ء)

عربی وہابی نجدی﴾ نماز کے بعد دُعا مانگنا جائز سمجھتے ہیں چنانچہ بہاولپور میں غیر مقلد کی مسجد میں امام کعبہ نے دُعا مانگی۔ (اگرچہ حرمَین شریفَین میں.........)

پاکستانی وہندی نجدی﴾ نماز کے بعد دُعا مانگنا بدعت ہے۔ سنت کے خلاف ہے اور اہلِ بدعت کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

عربی وہابی نجدی﴾ پاکستان میں یہاں امامِ کعبہ نے اور وہاں حرمین طیبین ہر نجدی امام پگڑی نہ سہی رُومال یا کم از کم ٹوپی پہن کر نماز پڑھاتے ہیں۔

پاکستانی وہندی وہابی﴾ ننگے سر نماز پڑھنا زیادہ بہتر بلکہ باعث تقرب و ثواب اس کا تارک تارکِ سنت ہے اور تارکِ سنت بدعتی ہے۔

عربی وہابی نجدی﴾ فقہ حنبلی پر عمل اور اسی پر فتویٰ دیتے ہیں۔

پاکستانی وہندی وہابی﴾ فقہ پر عمل کرنا کفر و شرک اور فقہ پر عمل کرنے والوں کے پیچھے نماز بالکل حرام اور باطل ہے۔

(بحوالہ اصلی اہلسنت)

فقیر اُویسی غفرلہ'﴾ جب تقلید غلیظ فعل اور اس کے مُقلّدِ مشرک ہو جاتا ہے تو پھر تم نجدی امامِ کعبہ وغیرہ کو یہ فتویٰ کیوں نہیں چالو (لاگو) کرتے۔

---

(14) روح البیان ، سورۃ عبس ، تحت الآیۃ 3 ، 331/10 ، دار الفکر بیروت.

اگر نماز کے بعد دُعا مانگنا بدعت اور خلافِ سنت ہے تو پھر امامِ کعبہ وغیرہ کو بدعتی کیوں نہیں کہتے؟ اگر سر ننگے نماز نہ پڑھنے والا خلافِ سنت ہے تو یہ فتویٰ نجدی امامِ کعبہ وغیرہ پر کیوں جاری نہیں کرتے؟ اگر فقہ پر عمل کرنا کفر شرک اور فقہ والوں کے پیچھے نماز حرام اور باطل ہے تو پھر تم نجدی امامِ کعبہ وغیرہ کے پیچھے کیوں پڑھتے ہو؟

فیصلہ﴾ اب یہ فیصلہ عوام اہلِ اسلام کے ہاتھ میں ہے کہ جو کفر و شرک اور بدعت کا فتویٰ ہم اہلسنت پر تو جاری کرتے ہیں لیکن یہ فتویٰ امامِ کعبہ پر کیوں نہیں؟ اس سے صاف اور واضح ہوا کہ ان کا یہ دعویٰ کہ ہمارا مسلک سعودیوں والا ہے تو یہ ان کے طریقوں اور اعمال کے خلاف کیوں؟ کہ صرف رفع یدین و آمین بالجہر اور وِتر ایک رکعت سے دھوکہ سازی نہیں تو اور کیا ہے۔

مزید بر آں/عربی وہابی نجدی﴾ بیس تراویح بالالتزام پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ض (ضاد=دُوْ+وَاد) کو ض (ضاد=دُوْ+وَاد) ہی پڑھتے ہیں اور داڑھی کٹواتے یا خشخشی فیشنی بناتے ہیں۔

پاکستانی و ہندی وہابی﴾ آٹھ تراویح کو سنت اور بیس تراویح کو بدعت کہتے ہیں اور ض (ضاد=دُوْ+وَاد) کو ض (ظواد=ظُوْ+وَاد) کے مخرج میں ادا کرتے ہیں اور ان کی داڑھیاں چوتھے بٹن سے بھی آگے ہیں بلکہ سر حد پار۔

فیصلہ﴾ کیا غیر مقلدین وہابی نجدی امام پر (حرم مکہ ہو یا مدینہ) من حیث التقلید (مقلد ہونے کی حیثیت سے) مشرک و بدعتی کے پیچھے جائز ہے عوام اہل اسلام ان سے اس کا جواب لیکر فقیر کو مطلع کریں ثواب ہو گا۔

دیوبندی فتویٰ﴾ ان کے فتویٰ کی تفصیل آتی ہے یہ بھی اُصولی لحاظ سے نجدی امام (حرمین) کے پیچھے نماز ناجائز سمجھتے ہیں ہاں صرف ریال کمانے کے لئے پیچھے پڑھ بھی لیتے ہیں بلکہ ریال کے اضافہ کے لئے اہل سنت کو نہ پڑھنے پر نہ صرف بدنام کرتے ہیں بلکہ چُغلی جیسے حرام عمل کا ارتکاب کرکے علماءِ اہلسنت کو گرفتار کراتے ہیں جیسے حضرت علامہ حبیب الرحمن صاحب الٰہ آباد اور شہزادہ اعلیٰ حضرت علامہ محمد اختر رضا خان بریلوی اور مولانا محمد ابراہیم کشمیری اور حضرت الحاج مولانا خورشید احمد صاحب اور علامہ نیر صاحب بانی انجمن سپاہِ مصطفی پاکستان کے ساتھ ہوا۔

اہلسنت بریلوی﴾ جب سے وہابی عقائد کے ائمہ حرمین طیبین میں نماز پڑھانے شروع ہوئے اس وقت سے تاحال عدمِ جواز کا فتویٰ جوں کا توں ہے کبھی ریال کی لالچ اور نجدیوں کی دھمکیوں نے لچک پر تصوّر تک نہیں آنے دیا۔

مجدّدِ اعظم امام احمد رضا بریلوی، قبلہ عالم حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ اور محدث اعظم علامہ سردار احمد لائل پور اور حضرت محدث سید ابوالبرکات لاہوری رحمہم اللہ تعالیٰ سے لیکر آج تک وہ خود اور ان کے پیروکار غیور سنی، نجدیوں کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھتے اور نہ پڑھی ہیں۔

فتاویٰ اہلسنت﴾ ان کے نہ صرف فتاویٰ بلکہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں تصنیفیں ہیں چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

قطبِ مدینہ کا فتویٰ حضرت ضیاء الملۃ علامہ محمد ضیاء الدین مدنی (مدظلہ العالی) اس وقت نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی کیونکہ بعض عقائد کفر کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں احتیاط اسی میں ہے کہ اپنی نماز اگر ممکن ہو سکے تو الگ جماعت کے ساتھ ادا کرے اور اگر بہتر ہو تو انفرادی طور پر ادا کرے ویسے فساد سے بچنے کے لئے اور مسلمانوں میں بدگمانی سے دور رہنے کے لئے اگر کوئی پڑھتا ہے تو ٹھیک ہے مگر نماز اعادہ کرلیا کرے امامت اور نماز کا مسئلہ حجاز مکہ مکرمہ میں یہ پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا بلکہ اس سے بھی پہلے تین دور ایسے گزر چکے ہیں کہ بہت سے امامِ وقت، ان کے پیچھے نماز ادا کرنے سے گُریز کرتے تھے یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام کا بھی یہی عمل رہا ہے پہلا دور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت پیش آیا جب کہ بہت سے صحابی اس زمانے میں بھی مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گُریز کرتے تھے کہ کہیں شہادتِ عثمان میں یہ بھی شامل نہ ہو۔ پھر دوسرا دور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلافت کے بعد آیا جب مملکت میں خلفشار (انتشار) ہوا اور بے دین طاقتیں اُبھر کر سامنے آئیں اور اس طرح یزید کا دورِ سلطنت آگیا اس زمانے میں بھی لوگوں نے یزیدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گُریز کیا۔ تیسرا زمانہ حجاج بن یوسف کا تھا عبداللہ بن زبیر سے اس کی لڑائی ہوئی۔ لاکھوں مسلمان شہید ہوگئے لوگوں نے اس کے مقررہ امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ اب یہ چوتھا دور ہے بعض فسادی مسلمانوں کو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ کچھ مخصوص عقائد کے لوگ سعودی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جب کہ لاکھوں مسلمان پڑھتے ہیں لاکھوں مسلمان اگر عقائد کی واقفیت کے بعد پڑھتے ہیں تو نماز کا ہونا محل نظر ہوگا لیکن ہمیں معلوم ہے مسلمان ان کے تمام عقائد سے واقف نہیں ہیں ایک سال ایک لاکھ سے زائد مسلمان تُرکی سے حج کرنے آئے تھے میں نے خود دیکھا کہ ان کی بڑی بڑی جماعتیں مسجد نبوی میں علیحدہ ہوتی تھیں جن لوگوں کا عقیدہ گڑبڑ ہوتا ہے وہ اسی قسم کے الزامات لگاتے ہیں ہر عقیدہ اچھا ہے ہر شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یہی کچھ مخصوص جماعتیں عوام میں انتشار پھیلاتی ہیں۔ سوچیے کہ اگر فاسق، فاجر، بدعقیدہ گمراہ مشائخ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اِیذا (تکلیف) پہنچانے والے، نیک اور بزرگ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشق علماء اور اولیاء سب ایک ہی پلڑے میں ڈال دیئے جائیں تو خیر و شر کا معیار ہی باقی نہ رہے۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ آپس میں فساد سے اجتناب ضروری ہے ایسی صورتوں میں گُریز کرنا چاہیے جن صورتوں میں خواہ مخواہ مسلمانوں کے درمیان افتراق پیدا ہوتا ہے جہاں تک معتقدات کا سوال ہے کہ اس پر بڑی بحثیں ہو چکی ہیں سینکڑوں کتابیں بھری پڑی ہیں جس کو شوق ہو معلومات حاصل کرے۔

بہر حال اہلِ سنت و جماعت کا یہ مُسلّمہ عقیدہ ہے کہ مسلمان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر سب کچھ قربان کر دے ایمان کے کامل ہونے کی دلیل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کی حد تک محبت اور عظمت ہے دانستہ یا دانستہ قولاً یا فعلاً اشارۃً یا کنایۃً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذرّہ برابر توہین یا ان کو کسی صورت سے تکلیف پہنچانے کی نیت سے کوئی کام کرنا ایمان کے دائرے سے خارج ہوتا ہے اور اس طرح گمراہی کے راستے پر چلنے کے لئے کافی ہے۔ اسی لئے اہلِ سنت کا حج اس وقت تک مکمل ہوتا ہی نہیں جب تک کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت کی نیت سے مسجد نبوی میں حاضر نہ ہوں کیونکہ اسلام دراصل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا نام ہے۔ خدا کے مُنکر دنیا میں بہت کم ہیں اور خدا کا نام بھی لیتے ہیں۔ اصل بات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی ہے۔ (ترجمان اہل سنت، صفحہ ۸۲،۸۱، جنگ آزادی ۱۸۵۷ء نومبر)

یادرہے کہ مذکورہ بالا مضمون فتویٰ کے طور پر نہیں بلکہ بحیثیتِ ملفوظات کے ہے لیکن بزرگوں کے ملفوظات بھی فتاویٰ سے کم نہیں ہوتے اسی لئے قابلِ اعتماد ہوتے ہیں اور قطب مدینہ (آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، یادرہے کہ یہ حضرت قطب مدینہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضابریلوی قدس سرہ ٗ کے خلیفہ اور بڑے علامہ اور وقت کے قطب تھے نجدی دور سے پہلے مدینہ طیبہ باب المجیدی کے قرب میں مقیم تھے انکا فتویٰ یا ملفوظ بہت بڑے بڑے علماء سے وزنی ہے۔ اُویسی غفرلہ ٗ) کی مذکورہ بالا تقریر اہل سنت عوام کی رہبری کے لئے کافی ہے۔

غزالی زمان (رحمۃ اللہ علیہ) **کا فتویٰ** ﴾ آپ سے سوال ہوا کہ وہابی نجدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حج پر لوگ حرمین طیبین میں اُن کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اُن کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

آپ کے جواب کی تفصیل فقیر اویسی کے رسالہ "دیوبندیوں کے پیچھے نماز کا حکم" میں ہے خلاصہ یہ ہے کہ متقدی کی تین قسم ہیں:

(۱) بالکل بے خبر

(۲) نجدی امام وغیرہ کے عقائد سے بے خبر صرف فُروعی (غیر ضروری) اختلاف سمجھتے ہیں ان دونوں کی نماز جائز ہے۔

(۳) ان کے عقائد سے آگاہ ہو کر نماز پڑھنے والے کی نماز نہ ہو گی بلکہ اس سے ان نمازوں کا مواخذہ ہو گا۔ (ترجمان اہلسنت کراچی ۱۹۷۸ء)

مُفتی سید شجاعت علی (رحمۃ اللہ علیہ) **کا فتویٰ** ﴾ ہمارے ہاں باقاعدہ فتویٰ کی صورت میں عدم جواز کا پہلا فتویٰ ۲۶ مارچ ۱۹۷۶ء کو حضرت مولانا مفتی سید شجاعت علی صاحب قادری نے دارالعلوم امجدیہ کراچی سے دیا جو بے حد جامع اور مختصر تھا مخالفین نے راتوں رات طوفان برپا کر دیا آناً فاناً پاکستان کی پوری فضا نفرت و عداوت کے غُبار سے مسموم (زہر آلود) ہو گئی چنانچہ پھر مولانا سید شجاعت علی صاحب سے استفسار کیا گیا اور انہوں نے بلا لومتہ لائم[15] نہایت دلیری سے تفصیلی جواب مرحمت فرمادیا اور یہ اس لئے کہ اہل سنت و جماعت نہ تو خوشامدی ہیں نہ چاپلوس جس بات کو حق سمجھتے ہیں اسی پر عمل کرتے ہیں منافقت و ریاکاری سے انہیں قطعاً کوئی واسطہ نہیں مثلاً از روئے شریعت کا فتویٰ ہے کہ وہابی دیوبندی کے پیچھے اہل سنت کی نماز نہیں ہوتی تو یقیناً سنی عالم کسی دیوبندی وہابی اور جماعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا برخلاف دیوبندیوں، وہابیوں، جماعتیوں کے کہ وہ مشرک، بدعتی، کافر کا فتویٰ بھی دیں گے اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیں گے دورِ جدید کی اصطلاح میں اس منافقت کو وُسعتِ قلبی اور اعلیٰ ظرفی کا نام دیا جاتا ہے اور انہیں جو اپنے نظریہ پر قائم رہیں ریاکاری نہ کریں۔ کردار کی پختگی کا مظاہرہ کریں تنگ نظر متعصب کہا جاتا ہے۔

۱۹۷۶ء میں ملک کے ایک بااثر شعبدہ باز نے ائمہ حرمَیْن شریفَیْن کو اس لئے بلایا کہ اپنے آپ کو پکا مسلمان ثابت کر سکے اس کی اسلامی دوستی پر ائمہ مہر لگا جائیں اس کے مُحبِّ اسلام ہونے پر ہر قسم کے شبہات مٹ جائیں تو دوسری طرف اس کے استاد بھی موجود تھے انہوں نے اس سے بڑھ کر ائمہ کو کاندھوں پر بٹھا لیا اور سیاسی فائدہ حاصل کرنے سے وہ بھی نہیں چوکے۔ وہابیوں، دیوبندیوں نے ائمہ کے وسیع قُبَّہ کی آڑ میں سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کو نشانہ بنایا اور اس پر فتویٰ بازی اور پروپیگنڈے کا راستہ اختیار کیا حالانکہ ان میں ہر ایک کو معلوم تھا اور یہ کہ اہلسنت و جماعت کسی نجدی وہابی بدعقیدہ کے پیچھے نماز پڑھنا درست

---

(15) **"بلا لومۃ لائم"** ایک عربی محاورہ ہے، جس کا مطلب ہے **"کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ کیے بغیر"**۔ یعنی کسی کی ملامت، تنقید یا اعتراض کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے مقصد یا سچائی پر ثابت قدم رہنا۔

نہیں سمجھتے مگر اس موقع پر اس کی تشہیر اس لئے کی جارہی تھی کہ ائمہ کی موجودگی میں عوام اہلسنت کو ان کے مشائخ و علماء سے برگستہ (الگ) کر دیا جائے مگر ایسا نہ ہو سکا سنی علماء نے پوری قوت سے ان کا تعاقب کیا اور ان کے دھرم کا بھرم کھول دیا اور عوام نے ایک بار پھر ان ناہموار لوگوں کو مسترد کر دیا۔

پھر ۱۹۷۸ء ماہ جنوری میں امامِ حرم پاکستان میں آدھمکے (اچانک اجانے کے) باوجود یہ کہ اُس وقت قومی اتحاد کے دعوے تھے لیکن دیوبندیوں نے اہلسنت کو بدنام کرنے میں کسر نہ چھوڑی شوال ۱۴۰۶ھ میں امام کعبہ نے طوفانی دورہ کیا اور بفضلہ تعالیٰ دیوبندیوں کو منہ نہیں لگایا لیکن پھر بھی یہ غیر مقلدین کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کمی نہیں کرتے۔

متن فتویٰ مفتی شجاعت علی

استفتاء ﴾ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پچھلے دنوں حرمین طیبین کے اِمام پاکستان کے دَورے پر آئے تھے انہوں نے پاکستان کے مختلف شہروں میں نمازیں پڑھائیں لاکھوں فرزندان توحید نے ان کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں بعد میں معلوم ہوا کہ یہ حضرات وہابی عقائد رکھتے ہیں بعض کا خیال ہے کہ وہابی نہیں حنبلی عقائد رکھتے ہیں اب درج ذیل اُمور جواب طلب ہیں۔

(۱) کیا ان اماموں کے وہابی ہونے کی صورت میں حنفی اہلسنت و جماعت کی نمازیں ہوئیں یا نہیں؟ اگر نمازیں نہیں ہوئیں تو اب کیا کریں؟

(۲) مدینہ اور مکہ میں نمازوں کا کیا ہو گا؟

(۳) اگر یہ امام حنبلی تھے تو نمازوں کا کیا ہو گا؟ (سائل عبد المنعم کورنگی کراچی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ ھُوَ الۡمُوَافِقُ الصَّوَابُ

جواب سے قبل معلوم ہونا چاہیے کہ جب امام صاحبان تشریف لائے تھے اس وقت مجھ سے فتویٰ طلب کیا گیا اور میں نے مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کی روشنی میں مختصر جواب دے دیا بعد میں معلوم ہوا کہ بعض بدعقیدہ لوگوں نے اس فتویٰ کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا حالانکہ اس مسئلے کا سیاسی معاملات سے کچھ تعلق نہیں یہ عقائد و عبادات کا ایک مسئلہ ہے جس میں کسی قسم کی رعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کو کسی ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے پر مجبور کرے جو ان کے عقیدے کا نہ ہو اس تمہید کے بعد معلوم ہوا کہ

(۱) اگر یہ امام صاحب وہابی تھے تو ان کے پیچھے بلکہ کسی بھی وہابی امام کے پیچھے حنفی مسلک اہل سنت و جماعت کی نماز نہ تو پاکستان میں دُرست ہو گی اور نہ کہیں اور۔ اگر نماز پڑھ لی گئی ہو اس کا اعادہ ضروری ہے اگر جمعہ کی نماز پڑھی تو ظہر کے چار فرض پڑھ لیں۔

(۲) یہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ ان دونوں مقامات پر حنفی حضرات اپنی جماعت الگ کریں اور اگر جماعت الگ کرنے کی اجازت نہ ہو تو تنہا نماز پڑھیں پہلے حرم شریف میں چاروں فقہاء کے معتقدین کے لئے الگ الگ مُصَلّے تھے اور سب بکمالِ خشوع و خضوع اپنے اپنے طریقے کے مطابق نماز ادا کرنے میں آزاد تھے افسوس کہ اب یہ سہولت باقی نہ رہی۔

(۳) اگر یہی حضرات حنبلی تھے تو بھی حنفی امام کی موجودگی میں ان کی اقتداء بہتر اور افضل نہیں فقہ حنفی کی مستند کتاب فتاویٰ شامی میں ہے: اگر ہر مذہب کا الگ الگ امام ہو جیسا کہ ہمارے زمانے میں ہے تو اپنے مذہب امام کی اقتدا افضل ہے خواہ اس کی جماعت پہلے ہو یا بعد میں اسی کو عام مسلمانوں نے اچھا سمجھا ہے اور اسی پر مکہ و مدینہ، مصر اور شام کے مسلمانوں کا عمل ہے اور جو اس سے اختلاف کرے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔[16]

تاریخ وہابیت﴾ ہم اہلِ سنت و جماعت وہابی اماموں کے پیچھے نمازیں کیوں نہیں پڑھتے اس کو سمجھنے کے لئے پہلے وہابیوں کی مختصر تاریخ پڑھیں پھر ان کے عقائد، اگر اس کے بعد بھی آپ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا چاہیں تو آپ کی مرضی۔ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغ

وہابیت کی داغ بیل، محمد بن عبد الوہاب نجدی (از ۱۱۱۴ھ تا ۱۲۰۷ھ) نے ڈالی ۱۱۴۳ھ میں اس نے علمائے مدینہ سے مناظرہ کیا جس میں اسے شکست فاش ہوئی جب مدینہ سے ناکام ہوا تو نجد کے بدوؤں میں اس نے اپنے مسلک کی تبلیغ شروع کر دی ابن سعود نامی ایک حاکم اس کے خیالات سے متفق ہو گیا ان دونوں نے مل کر بیس ہزار کا ایک لشکر تیار کیا اپنا پایہ تخت درعیہ نامی جگہ کو قرار دیا۔ ۱۲۱۸ھ میں اس لشکر نے مکہ مدینہ پر چڑھائی کر دی مسلمانوں کو بے دریغ شہید کر دیا مسجد نبوی کے خزانوں کو لوٹ لیا محمد علی پاشا خدیو مصر کے حکم سے طوسون مصری نے ان سے جنگ کی ۱۲۲۷ھ میں ان سے فتح پائی اور مدینہ کو وہابیوں سے پاک کر دیا۔ ادھر محمد علی پاشا کے دوسرے بیٹے ابراہیم نے ۱۲۲۴ھ میں درعیہ وہابیوں کے پایۂ تخت کو فتح کر لیا مگر خفیہ طور پر وہابیت کی تبلیغ جاری رہی اور اس عقیدے کی حکومتیں قائم ہوتی رہیں۔ (سیف چشتیائی پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، صفحہ ۹۸)

محمد ابن عبد الوہاب نجدی کے عقائد

(۱) محمد ﷺ کی قبر، ان کے دوسرے متبرک مقامات، تبرکات یا کسی نبی ولی کی قبر یا ستون وغیرہ کی طرف سفر کرنا بڑا شرک ہے۔ (معاذ اللہ)[17]

(کتاب التوحید محمد ابن عبد الوہاب، ص ۱۲۴)

(۲) حضور ﷺ کا مزار گرا دینے کے لائق ہے اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔[18] (اوضح البراھین، صفحہ ۱۰)

---

(16) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة, باب الإمامة, مطلب إذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الأفضل الصلاة مع الشافعي أم لا, 564/1, شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر, الطبعة الثانية, 1386 هـ 1966 م.

(17) سيف الجار، ص 117، مكتبة الحقيقة، استانبول۔ تركيا، 2021م / 1442هـ

(ركائز التوحيد في مدرسة محمد بن عبد الوهاب لأبو هاشم السيد الشريف، الركيزة الخامسة، أسلوبهم في فهم النصوص، ص 39، الطبعة الثانية 2013 م)

(18) اوضح البراهين علي عدم جواز الصلوة خلف غير المقلدين للسلامت الله شاه، ص 10، انجمن نعمانية لاهور

(۳) میری لاٹھی محمد ﷺ سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے (معاذ اللہ) اور محمد مر گئے ان سے کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (معاذ اللہ)[19]

(اوضح البراھین، صفحہ ۱۰)

(۴) جس نے یارسول اللہ، یاعباس، یاعبد القادر وغیرہ کہا اور ان سے ایسی مدد مانگی جو صرف اللہ دے سکتا ہے جیسے بیماروں کو شفاء، دشمن پر مدد اور مصیبتوں سے حفاظت وہ سب سے بڑا مشرک ہے اس کا قتل حلال ہے اور اس کا مال لوٹ لینا جائز ہے یہ عقیدہ اس صورت میں بھی شرک ہوگا جب کہ ایسا کہنے والا فاعل مختار اللہ ہی کو سمجھتا ہو اور ان حضرات کو محض سفارشی اور شفاعت کرنے والا جانتا ہو۔[20] (کتاب العقائد، صفحہ ۱۱۱)

(۵) میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ توحید کا اقرار کر کے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے یہ لوگ ملائکہ اور اولیاء سے شفاعت کے خواستگار ہیں اور اس طرح اللہ کا قرب چاہتے ہیں اسی وجہ سے ان کو قتل کرنا جائز اور ان کا مال لوٹنا حلال ہے۔[21] (کشف الشبہات ابن عبدالوہاب، صفحہ ٦)

یہ چند عقائد تھے جن سے آپ نے اندازہ لگایا ہو گا کہ وہابیوں کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان مشرک قرار پاتے ہیں اب وہ حضرات جو دیوبندی مکتبہ فکر رکھتے ہیں اور آج کل وہابیوں کی حمایت محض اپنے مفادات کی خاطر کر رہے ہیں ذرا اپنے بزرگوں کے ارشادات پڑھ لیں۔

ارشاداتِ علمائے دیوبند

(۱) مولانا اشرف علی تھانوی
(۲) مولانا خلیل احمد انبیٹھوی
(۳) مولانا شبیر احمد عثمانی
(۴) مولانا حبیب الرحمن دیوبندی

اور دوسرے مقتدر علمائے دیوبند المعتقدات صفحہ ۱۲ پر رقمطراز ہیں۔

محمد ابن عبدالوہاب خارجی ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے فرقے کے علاوہ تمام عالم کے مسلمان مشرک ہیں اور علمائے اہل سنت اور عوام اہل سنت کا قتل جائز ہے۔[22] (المعتقدات صفحہ ۱۲)

---

(19) اوضح البراهين علي عدم جواز الصلوة خلف غير المقلدين للسلامت الله شاه، ص10، انجمن نعمانية لاهور

(20) تاريخ الدولة العلية العثمانية، لأستاذ محمد فريد بك المحامي، الفصل الثالث، إنكار دعاء الموتى، ص358، دار النفائس، الطبعة الأولى، 1401 هـ 1981 م

تاريخ الدولة العلية العثمانية، لأستاذ محمد فريد بك المحامي، الوهابيون ومذهبهم، ص405، دار النفائس، الطبعة الأولى، 1401 هـ 1981 م

(21) كشف الشبهات لمحمد بن عبد الوهاب النجدي, الفصل الثاني بيان الأدلة على أن المشركين الذين قاتلهم الرسول مقرون بتوحيد الربوبية, رقم الصفحة 7, وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد المملكة العربية السعودية, الطبعة الأولى، 1418هـ.

(22) عقائدِ علمائے دیوبند، صفحہ نمبر 57_62 ملخصاً، دار الکتاب والسنۃ پاکستان۔

مولانا حسین احمد مدنی نے وہابیوں کی خوب خبر لی ہے فرماتے ہیں: محمد ابن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام مسلمانانِ دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتال کرنا اور اُن کے اَموال کو اُن سے چھین لینا حلال اور جائز ہے بلکہ واجب ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خان نے خود ترجمے میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔[23] (الشهاب الثاقب ،صفحه ۴۳)

شانِ نبوت اور حضرت رسالت صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے مُمَاثِل ذات (اپنی طرح معاذ اللہ) سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور اسی وجہ سے توسّل و دُعا آپ کی ذات پاک سے بعدِ وفات ناجائز رکھتے ہیں ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذاتِ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتّے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو یہ نہیں کر سکتے۔[24] (الشهاب الثاقب ،ص 43)

وہابیوں کے عقائد کے بعد اور علماء کی ان تصریحات کے بعد بھی اگر کوئی شخص وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھے تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس کے نزدیک نماز کی کوئی بڑی اہمیت نہیں۔ یہاں یہ امر واضح کرنا ضروری ہے کہ وہابیوں کی تردید صرف علمائے دیوبند نے ہی نہیں کی بلکہ علمائے حرمین طیبین، مصر، شام، ترکی اور دنیا بھر کے علماء نے ان کے عقائد کا رد کیا ہے اللہ ہم سب کو عقیدہ کی اہمیت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

علامہ شامی کا فتویٰ﴾ جیسا کہ ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے کہ عبد الوہاب کے پیروکار جو نجد سے نکلے ہیں اور مکہ و مدینہ پر قابض ہو گئے ہیں اگرچہ یہ اپنے آپ کو حنبلی کہتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اپنے مخالف کو مشرک جانتے ہیں اس لئے انہوں نے علمائے اہل سنت، عوام اہل سنت کو بے دریغ (بے خوف) قتل کیا۔[25] (ردالمحتار طبع مصر جلد، صفحه ۳۳۴) (سید شجاعت علی قادری، مفتی اہل سنت کراچی، الفتح ۲۸ مئی تا ۴ جون ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۱)

اس کے بعد علماء کرام (اہل سنت) کی تصدیقات ہیں جن کے اسماء گرامی فقیر پہلے لکھ چکا ہے۔

فتویٰ دیوبند﴾ یہ دار العلوم کراچی کا فتویٰ ہے یہ دار الافتاء دیوبندیوں کی سب سے محترم شخصیت مفتی محمد شفیع صاحب کے تحت چلتا ہے برائے مہربانی اس کو بھی شائع کر دیں تا کہ ہمارے دیوبندی حضرات کو معلوم ہو جائے کہ وہابی اماموں کے پیچھے نماز پڑھنا ہمارے نزدیک بھی مکروہ ہے اور حرمَیْن شریفَیْن طیبین میں بدرجہ مجبوری یہ کراہت کرنی پڑتی ہے جب کہ پاکستان میں اس کی ضرورت نہیں یہ اس لئے ضروری ہے کہ کہیں اہل سنت و جماعت کے لوگ ہم دیوبندیوں کو بھی وہابی نہ کہنے لگیں جبکہ درحقیقت ہم وہابی نہیں۔

استفتاء﴾ کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند بیچ اس مسئلے کے کہ زید کہتا ہے کہ الیاس کاندھلوی کی تبلیغی جماعت والے وہابی ہوتے ہیں اور محمد ابن عبد الوہاب نجدی کی نسبت سے وہابی کہلاتے ہیں بکر کہتا ہے کہ یہ بات غلط ہے محمد ابن عبد الوہاب نجدی گمراہ کُن شخص تھا تبلیغی جماعت کو اور علمائے دیوبند سے اس کو کیا

---

(23) الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب از مولانا حسین احمد مدنی، صفحہ نمبر 43، میر کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

(24) الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب از مولانا حسین احمد مدنی، صفحہ نمبر 47، میر کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

(25) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الجهاد، باب البغاة، مطلب في أتباع عبد الوهاب الخوارج في زماننا، 262/4، دار الفكر بيروت، الطبعة الثانية، 1412هـ 1992م.

نسبت وہابی کے معنی ہیں اللہ والا کیونکہ اللہ وہاب کا نام ہے لیکن زید مصر ہے کہ یہاں اصطلاحی یعنی ابن عبد الوہاب کے پیروں کی اقتداء کرنا کیسا ہے مکروہ تحریمی یا تنزیہی یا بلا کراہت جائز ہے؟

الجواب﴾ محمد ابن عبد الوہاب نجدی ایک بہت بڑے عالم تھے توحید و سنت کے پھیلانے اور شرک مٹانے میں انہوں نے بہت محنت کی ہے البتہ بعض چیزوں میں غُلو (زیادتی) کر گئے ان کے مُتَّبِعِیْن سعودی عرب میں پائے جاتے ہیں مولانا محمد الیاس صاحب محمد ابن عبد الوہاب کے پیرو نہیں تھے علماء حق سے علم حاصل کیا حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی کے خلیفہ تھے دیوبند کے اکابر بھی محمد ابن عبد الوہاب کے پیروکار نہیں ہیں بہت سی باتوں میں ان کے مخالف ہیں تفصیل کے لئے الشہاب الثاقب کا مطالعہ کریں جو حضرت مولانا سید حسین علی مدنی کی تصنیف ہے جو لوگ محمد ابن عبد الوہاب کی ہر بات میں پیرو ہیں حتیٰ کہ ان کے غُلو میں بھی شریک ہیں ان کے بجائے ایسے امام کی اقتداء بہتر ہے جو مسلک امام ابو حنیفہ پر ہو۔ محمد ابن عبد الوہاب کے پیروکار چونکہ سعودی عرب میں ہیں اور حرمَیْن شریفَیْن میں وہی امامت کرتے ہیں اس لئے حجاج کرام کو ان کے ہی پیچھے نماز پڑھنا پڑتی ہے اور تھوڑی سی جو کراہت برداشت کرنا پڑتی ہے ورنہ حرم شریف کی جماعت سے محرومی ہوتی ہے جو لوگ وہاں جا کر گھروں میں علیحدہ جماعت کر لیتے ہیں وہ حرم شریف کی نماز سے محروم ہوتے ہیں اور سخت غلطی کرتے ہیں۔ (محمد عاشق الٰہی دارالعلوم کراچی)

یہ فتویٰ بھی کراچی کے الفتح ۲۸ مئی تا ۴ جون ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۱ میں شائع ہوا۔

اس کا عنوان یوں قائم کیا۔

دیوبندی نقطہ نظر

انتباہ﴾ آپ کے رسالے میں مفتی سید شجاعت علی قادری مفتی اہل سنت کا فتویٰ پڑھا اب یہ دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ہے اور فتویٰ اُوپر آپ پڑھ چکے ہیں۔

فضلائے دیوبند کا تقیہ﴾ شاید گذشتہ صفحات کے مطالعہ کے بعد ایک صاف دل حق کے مُتلاشی کے لئے مزید کی ضرورت باقی نہ رہی ہو مگر اب جب کہ اس مسئلہ کی تحقیق کی ذمہ داری قبول ہی کر لی ہے تو پھر اسے آخر تک کیوں نہ پہنچایا جائے تو حضرات!

دوسرے بے شمار شرعی اور سیاسی مسائل کی طرح وہابیت و نجدیت کے بارے میں بھی یہ حضرات سخت تضادات و اضطراب کے شکار ہیں اور آج تک حتمی فیصلہ نہ کر سکے کہ وہابیت و نجدیت خیر ہے یا شر اگر ہم اس وہابی کو علمائے دیوبند کا دردِ سر کہیں تو کچھ بیجانہ ہو گا یا پھر حلق کی ہڈی نہ نِگلی جاتی نہ اُگلی جاتی۔ یا پھر یہاں بھی وہی دورخی پالیسی کارفرما ہے جو ہمیشہ سے ان مقدسین کا طرۂ امتیاز رہی ہے اس کی تفصیل جیسا کہ ابھی آپ نے مولانا عاشق الٰہی دارالعلوم کراچی کے فتویٰ میں پڑھا محمد ابن عبد الوہاب بڑے عالم بزرگ شرک و بدعت کے مٹانے والے بھی تھے اور غُلو کرنے والے بھی۔ ان کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے مگر پڑھنی بھی چاہیے حوالہ مولانا حسین احمد مدنی کی الشہاب الثاقب کا دیتے ہیں اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی انہیں باغی، قاتل، مردُود، خبیث اور بدعقیدہ لکھتے ہیں۔ پھر آپ ہی فرمائیں کہ ایسے افراد کے پیچھے کیا نماز مکروہ ہی ہو گی یا سرے سے ہو گی ہی نہیں۔

دراصل لیپاپوتی کی فطرت اور حصولِ اغراض و مقاصد کی عادت نے انہیں کردار کی پختگی سے بیگانہ کر دیا ہے اور ان کی مثال کچھ یوں ہو کر رہ گئی ہے پیش حکیم والا، پیش ملا حکیم، پیش ہیچ ہر دو، و پیش ہر دو ہیچ۔ بہر صورت

من اندازقدت رامی شناسم یعنی میں تجھے قد و قامت کے انداز سے پہچان جاتا ہوں۔

دیوبندی بھی وہابی ہیں حقیقت یہ ہے کہ وہابیوں کے بارے میں علمائے دیوبند کی وارفتگی و بیگانگی اپنائیت و اجنبیت اور اُلفت نفرت کچھ اس طرح خلط ملط ہے کہ یہ فیصلہ کرنا تقریباً محال ہو جاتا ہے کہ خود ان حضرات کو کون سی جنس میں شمار کیا جائے۔

کبھی تو یہ حضرات وہابیت و نجدیت پر ایسے شیفتہ و فریفتہ نظر آتے ہیں کہ جیسے ماں جائے ہوں اور کبھی ایسی لاتعلقی و بیگانگی کا اظہار ہوتا ہے جیسے ازلی و ابدی دشمنی ہو اور اگر آپ ہم سے پوچھیں تو دیوبندی اور وہابی توام (جڑواں) ہیں کیونکہ یہ دونوں پرچیاں ایک ہی لفافے سے برآمد ہوئی ہیں۔

دیوبندیوں کا رنگ وروپ ان کی تقسیم کچھ یوں ہے کہ دیوبندی حضرات نظریاتی اور اعتقادی لحاظ سے کٹر وہابی ہیں اور عملاً حنفیت کے مدعی ہیں اور غالباً ایسے ہی لوگوں کے لئے ارشاد باری ہے: مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَآ إِلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ ۚ (پارہ۵، سورۂ النساء، آیت ۱۴۳)

ترجمہ: بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے۔

مگر یہ حضرات گانٹھ کے پکے ہیں اِدھر سے بھی بٹورتے ہیں اور اُدھر سے بھی پاکستان میں بھی چندے کی مار دھاڑ کرتے ہیں اور سعودی عرب سے بھی وصولیابی ہوتی ہے بہر صورت فیصلہ ناظرین کے ہاتھوں میں ہے تفصیل ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ فضلائے دیوبند نے کیا کیا گُل کھلائے ہیں اگر آپ وہابیوں کے خیر و شر کے بارے میں کسی حتمی فیصلے تک پہنچ سکیں تو مبارکباد قبول فرمائیں اور نتیجہ سے ہمیں بھی آگاہ کریں۔

(۱) وہابی محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے۔[26] (فتاوی رشیدیہ، جلد۲، صفحہ۱۱۱)

(۲) وہابی محمد ابن عبدالوہاب کا پیرو فرقہ جو صوفیوں کا مد مقابل خیال کیا جاتا ہے۔[27] (فیروز اللغات، صفحہ۵۴۸)

(۳) وہابی وہابی کے معنی ہیں بے ادب باایمان اور بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان۔[28] (الافاضات الیومیہ اشرف علی تھانوی، جلد۴، صفحہ۱۷۰)

(۴) وہابی وہابی اللہ والے کو کہتے ہیں کیونکہ وہاب اللہ کی صفت ہے۔ (افریشیا)

(۵) وہابی اس لقب کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبدالوہاب کا تابع اور موافق ہو۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد۵، صفحہ۲۲۳)

(۶) وہابی اس وقت ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔[29] (فتاوی رشیدیہ، جلد۲، صفحہ۱۴)

(۷) وہابی "(وہابی) نجدی عقائد کے معاملہ میں اچھے ہیں۔"[30] (الافاضات الیومیہ، حصہ ۴، صفحہ۱۷، اشرف علی تھانوی)

---

(26) فتاوی رشیدیہ (کامل)، صفحہ نمبر 486، المکتبۃ الحنفیۃ۔

(27) فیروز اللغات اردو، صفحہ نمبر 1483، فیروز سنز پرائیویٹ لیمیٹڈ، پانچویں اشاعت، 2013ء۔

(28) الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر 2،621/373، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

(29) فتاوی رشیدیہ (کامل)، صفحہ نمبر 413، المکتبۃ الحنفیۃ۔

(30) ملفوظات حکیم الامت، نجدیوں سے متعلق ارشاد، ملفوظ نمبر 27،4/31، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

(۸)وہابی﴾ عجیب فرقہ ہے ان میں اکثر بیباک گستاخ دلیر ہوتے ہیں ذرا خوف آخرت نہیں ہوتا جو جی میں آتا ہے جس کو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں شیعوں کی طرح ایسوں کا بھی تبرائی مذہب ہے۔ (الافاضات الیومیہ، حصہ ششم، صفحہ۴۲۹)

(۹)وہابی﴾ "ایک مولوی صاحب نے لکھا تھا کہ نجدیوں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے لکھا کہ محض نجدی ہیں اگر تھوڑے سے وجدی بھی ہوتے تو خوب ہوتا۔"[31] (الافاضات الیومیہ، حصہ ششم، صفحہ۴۰۲)

(۱۰)وہابی﴾ اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔[32]

(المھند طبع دیوبند، صفحہ۹، خلیل احمد انبیٹھوی)

فرمائیے کہ اس سے بڑا کذب بھی ممکن ہے خدارا بتائیے تو سہی کہ ہند کے کس حصے میں وہابی سنی حنفی کو کہتے ہیں:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

المہند کی یہ وہ عبارت ہے جسے مولانا خلیل احمد انبیٹھوی نے علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش کر کے وہابیت سے اپنی اور اپنے دیوبندی علماء کی برأت ظاہر کی تھی اور دیار مقدس کے بزرگ ترین علماء کو دھوکہ دے کر من غشنا فلیس منا جس نے ہمیں دھوکا دیا ہم میں سے نہیں کے مصداق بنے تھے ورنہ برصغیر میں بلکہ پوری دنیا میں کہیں بھی کسی مقام پر وہابی سنی حنفی کو نہیں کہتے۔

اس اِجمال کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ جب علمائے حرمَیْن شریفَیْن کو اس بات کا علم ہوا کہ علمائے دیوبند کے عقائد بھی وہابیانہ ہیں تو انہوں نے چھبیس سوال پر مبنی ایک استفتاء دیوبند بھیج دیا اور ان سے ان کے عقائد کے بارے میں تفصیلاً وضاحت طلب کی گئی جس کا جواب لکھا گیا اور اس فتوی پر جن کے دستخط ہیں وہ علمائے دیوبند کی بڑی محترم اور مقتدر شخصیتیں ہیں۔

(۱)مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی	(۲)مولانا عزیز الرحمن صاحب مفتی دیوبند	(۳)مولانا عبد الرحیم صاحب
(۴)مولانا قدرت اللہ صاحب	(۵)مولانا حبیب الرحمن صاحب	(۶)مولانا عاشق الٰہی صاحب
(۷)مولانا کفایت اللہ صاحب	(۸)مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ	

جس کا بارہواں سوال درج ذیل ہے۔

سوال﴾ محمد ابن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو؟ یا کیا مشرک ہے؟[33] (المھند، صفحہ۱۸)

---

(31) ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر462، 6/400، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

(32) عقائدِ علمائے دیوبند، صفحہ نمبر 34، دار الکتاب و السنۃ پاکستان۔

(33) عقائدِ علمائے دیوبند، صفحہ نمبر 57، 58، دار الکتاب و السنۃ پاکستان۔

جواب﴾ ہمارے نزدیک ان کا وہی حکم ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے یہ خوارج کی ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی اس تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ (وہابی) ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے ہیں اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے۔

ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے کہ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ابن عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمَیْن شریفَیْن پر مُتَغَلِّبْ (غالب) ہوئے اپنے کو حنبلی بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے اہل سنت اور علمائے اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا ہے۔[34]

(المهند طبع دیو بند، صفحه١٨،١٩)

کیا یہ حال کسی وہابی خبیث کو نصیب ہوا ہے۔[35] (الشهاب الثاقب مولانا حسین احمد مدنی، صفحه٥٣، طبع دیو بند)

کیا یہ حالت کسی وہابیہ خبیثہ کی ہے کیا یہی کلمات ان کی گندی زبانوں سے نکلتے ہیں وہ خبیث اس قسم کی گفتگو کو معاذاللہ بد دینی اور شرک خیال کرتے ہیں۔[36]

(الشهاب الثاقب، مطبوعه دیو بند، صفحه٥١)

الحاصل وہ (ابن عبد الوہاب) ایک ظالم، باغی، خونخوار، فاسق شخص تھا اس وجہ سے خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع (پیروکار) سے دل بغض میں تھا اور ہے اور اس قدر کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ قوم نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔[37] (الشهاب الثاقب مولانا حسین احمد مدنی، طبع دیو بند، صفحه٤٢)

عقائد میں ہم سب متحد مقلد اور غیر مقلد ہیں اعمال میں مختلف ہوتے ہیں واللہ اعلم۔[38] رشید احمد گنگوہی (فتاوی رشیدیه، حصه دوم، صفحه١٠)

اور خیر سے گنگوہی صاحب مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے مرشد ہیں اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی فرماتے ہیں:

”استاد کا احترام اس وقت تک ہے جب تک وہ صراط مستقیم پر ہے اور جب اس نے صحابہ کرام کا احترام اور اتباع سلف کرام چھوڑ دیا اور تمام مسلمانوں کے اساتذہ کرام کو چھوڑ دیا اور باغیوں اور غیر مقلدوں اور اہل ضلال میں شامل ہو گیا تو کوئی احترام اس کا باقی نہ رہا۔“[39] (مکتوبات شیخ الاسلام، حصه اول، صفحه٢١٥، مطبوعه دیو بند)

نجدیوں میں اعتدال پسندی نہیں ہے بُرائی بہر حال بُرائی ہے۔ خواہ اس کا صُدور والدین کی طرف سے کیوں نہ ہو۔[40] (مکتوبات شیخ الاسلام، صفحه١٢٤)

ببین تفاوت وه از کجا است تا بکجا — یعنی دیکھو تو سہی راستے کا فرق کہاں سے کہاں تک ہے۔

اقرارنامه﴾ وہابی چاہے فاسق بے غیرت کہیں یا وہابی بے ملت کہیں، اپنے حق میں صیقل زنگار (چمکتا، بے داغ) ہے۔

(تقوية الايمان مع تذكير الاخوان مولوی اسمعیل دہلوی، صفحه٣٥٢)

---

(34)عقائدِ علمائے دیو بند، صفحہ نمبر 59_61، دار الکتاب و السنۃ پاکستان۔

(35)الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب از مولانا حسین احمد مدنی، صفحہ نمبر 53، میر کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

(36)الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب از مولانا حسین احمد مدنی، صفحہ نمبر 51، میر کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

(37)الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب از مولانا حسین احمد مدنی، صفحہ نمبر 42، میر کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

(38)فتاوی رشیدیه (کامل)، صفحہ نمبر 113، المکتبۃ الحنفیۃ۔

(39)مکتوبات شیخ الاسلام از حسین احمد مدنی، 401/2، مکتبه دینیه، 1952ء

(40)مکتوبات شیخ الاسلام از حسین احمد مدنی، 15/1، مکتبه دینیه، 1952ء

جب مولوی منظور نعمانی اور مولوی زکریا بانی تبلیغی جماعت کے مولوی الیاس صاحب کی خلافت و جانشینی کے بارے میں جھگڑا ہوا تو مولوی منظور احمد نے کہا کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں ہمارے لئے اس بات میں کوئی کشش نہ ہوگی کہ یہاں حضرت کی قبر مبارک ہے یہ مسجد ہے جس میں حضرت نماز پڑھتے تھے۔[41]

(سوانح مولانا یوسف، صفحہ ۱۹۳)

جواب میں مولانا زکریا بھی غرائے اور کہنے لگے کہ مولوی صاحب میں تم سے بڑا وہابی ہوں تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان کی قبر اور حضرت کے حجرہ اور در و دیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔[42] (سوانح مولانا یوسف، صفحہ ۱۹۳)

شُتَرْ مرغ ﴾ حیرانی کی بات ہی کیا ہے کہ دیوبندی نجدی محمد بن عبد الوہاب کو نیک بھی کہہ دیتے ہیں اور بُرا بھی۔ اس کی تفصیل فقیر نے رسالہ "شتر مرغ" میں لکھی ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ یہ تقیہ باز پرلے درجے کے ہیں اور ان کا منشور ہے "چلو اُدھر ہوا جدھر کی ہے "سب کو معلوم ہے کہ نجدی جب حرمین طیبین پر پہلی بار قابض ہوئے گنگوہی زندہ تھا اور اس نے محمد بن عبد الوہاب کو عقیدت کے پھول برسائے پھر جب شکست کھا گئے اور حکومت مصر نے وہابیوں پر حرمین طیبین پر پابندی لگا دی تو شریف خاندان کے زمانہ میں حسین احمد نے محمد بن عبد الوہاب کو خبیث وغیرہ وغیرہ لکھا اور خلیل احمد انبیٹھوی نے المہند لکھ کر اپنی اور تمام دیوبندیوں کی صفائی پیش کر دی مولوی اشرف علی تھانوی نے دونوں زمانے پائے اسی لئے پہلے اسے اچھا لکھ دیا پھر دوسرے دور میں بُرا کہہ دیا اب کے دور میں ریال کے طمع اور لالچ میں دوغلی پالیسی اختیار کر کے ریال بٹورنے میں اہل سنت کو بدنام کرنے کی ٹھانی ان کا ہمیں بدنام کرنا ریال بٹورنے کے تصور میں فقیر اُویسی غفرلہ نے ہر پہلو سے واضح طور ثابت کر دکھلایا۔

صلح کلی اور بزدل سنی ﴾ امامِ حرم (مکہ مدینہ) وغیرہ چونکہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے نہ صرف پیروکار بلکہ عاشق زار ہیں اس لئے ان کے بُرے عقائد کی وجہ سے نماز ناجائز ہے جس نے بھول کر پڑھی اسے اعادہ ضروری ہے ورنہ قیامت میں ان نمازوں کا مواخذہ ہوگا صلح کلیت کی بیماری ہے تو اس کا علاج ہمارے پاس نہیں اگر حرمین پر قابضین کا ڈر ہے تو ڈرپوک کا حج کیسا؟ گھر بیٹھے رہتے۔

سوالات وجوابات

"دیوبندیوں کے پیچھے نماز کا حکم" تصنیف میں اس مسئلہ کے سوالات و جوابات تفصیل سے آ گئے ہیں یہاں چند توہُّمات (وہم) کا ازالہ مطلوب ہے ورنہ یہ کوئی علمی اور شرعی سوالات نہیں مثلاً:

سوال ﴾ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر بھی ہیں اور زندہ بھی اور مختارِ کُل بھی تو پھر ان اماموں کو ہٹا کیوں نہیں دیتے؟

جواب الزامی ﴾ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر بھی ہے اور "عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" ہے تو اس نے کعبہ معظمہ پر مشرکین کو کیوں نہ ہٹایا بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے کعبہ معظمہ کا طواف کرتے وغیرہ وغیرہ اور ان کو اس قبضہ پر صدیاں گزریں حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تب کعبہ معظمہ ان خرابیوں سے آزاد ہوا تو یہاں کون سا منحوس کہے گا کہ اتنا سال اللہ تعالیٰ بے بس رہا (معاذ اللہ) اور حضور علیہ السلام تشریف لائے اور مکہ معظمہ کو بتوں سے پاک کیا۔

---

(41) سوانح محمد یوسف، صفحہ نمبر 202، فیروز الدین شاہین ٹریڈنگ کمپنی کراچی پاکستان، رجب 1398ھ جون 1978ء۔

(42) سوانح محمد یوسف، صفحہ نمبر 204، فیروز الدین شاہین ٹریڈنگ کمپنی کراچی پاکستان، رجب 1398ھ جون 1978ء۔

جواب ۲﴾اَب اور اِس سے پہلے بارہا بیت المقدس (وہ بھی قبلہ اور بیت اللہ ہے) پر دشمنانِ اسلام قابض رہے بارہا اہل حق نے قبضہ کیا اور بارہا دشمنانِ اسلام نے وہاں کے متعلق یہ خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ (معاذاللہ) بے بس ہو گیا تھا بلکہ یہی کہا جائے گا اس میں کوئی راز ہو گا تو یہاں بھی کہہ دو۔

تحقیقی جواب﴾یہ عالم اسباب ہے اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے اسباب کے مطابق ان کے حال پر چھوڑتا ہے ایسے ہی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عالم دنیا میں جب تشریف لائے تو انہی اسباب کے مطابق زندگی بسر فرمائی اب بھی وہی کیفیت ہے اس میں اختیار وعدم اختیار کو کیا دخل۔

سوال﴾حضور علیہ السلام کی مسجد اور کعبہ کے امام ہیں اسی لئے شرم آتی ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

جواب﴾سیدنا علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بغاوت کرنے والوں اور پھر یزید کے دور میں یزید کے خونخوار اماموں کے پیچھے صحابہ نے نہ صرف نماز پڑھنی چھوڑ دی انہوں نے تو مسجد نبوی شریف بلکہ مدینہ طیبہ شہر کو چھوڑ دیا(43) اور ہمیں تو پانچ وقت اور بفضلہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے ساتھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا نصیب ہوتی ہے۔

سوال﴾حضور علیہ السلام نے مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اور حج کے دوران منیٰ، مزدلفہ، عرفات میں نمازوں کا کیا ہو گا؟

جواب﴾یہ بھی حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب ہے کہ صرف نمازوں کا فرمایا ہے کسی حدیث شریف میں یہ حکم نہیں کہ ضروری ہے کہ امام کے پیچھے پڑھی جائیں کیونکہ حضور علیہ السلام کو علم تھا کہ حکومتیں بدلتی رہیں گی اسی لئے صرف نماز کا حکم ہے باجماعت کا حکم نہیں۔

سوال﴾حرمین طیبین میں لاکھوں نماز کا ثواب ملتا ہے جماعت سے نہ پڑھی گئی تو؟

جواب﴾خود امام کی نماز ہی نہ ہو تو تمہاری نماز کہاں جائے گی لاکھوں کے لالچ میں ایک نماز بھی گئی جس کا قیامت میں مواخذہ ہو گا۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۱۴۱۳ھ شب جمعرات

☆☆☆☆☆☆

(43) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الجهاد، باب البغاة، مطلب في أتباع عبد الوهاب الخوارج في زماننا، 262/4، دار الفكر بيروت، الطبعة الثانية، 1412هـ 1992م.